آیات نمبر 101 تا 108 میں اہل ایمان کو نزول قرآن کے دوران غیر ضروری سوالات نہ کرنے کی تلقین۔ بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام کو اللہ نے مقرر نہیں کیا۔ کفار کو تلقین کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کریں اور اپنے گمراہ باپ دادا کی پیروی نہ کریں۔ موت کے وقت وصیت کے احکام۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

اے ایمان والو! ایسی باتوں کے متعلق سوال نہ کیا کرو کہ اگر ان کی تفصیل تمہیں بتا دی جائے تو تمہیں ناپسند ہو اور اگر تم کوئی بات ایسے وقت میں پوچھتے ہو جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے تو اس کا قوی امکان ہے کہ وہ تم پر ظاہر کر دی جائے گی، اب تک جو ہو چکا اللہ نے اسے معاف کر دیا ہے اور اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بردبار ہے

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

تم سے پہلے والی قوموں نے بھی ایسے ہی سوالات کئے تھے پھر ان احکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے کفر میں مبتلا ہو گئے

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

اللہ نے نہ تو کوئی بحیرہ مقرر کیا ہے نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام، مگر یہ کافر لوگ اللہ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں اور ان میں سے اکثر لوگ بے عقل ہیں یہ تمام نام مختلف قسم کی اونٹنیوں کے ہیں جنہیں مشرکین

اپنے بتوں کے نام پر آزاد کھلا چھوڑ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اللہ کی جانب سے مقرر کئے گئے ہیں

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف آؤ اور رسول (ﷺ) کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، خواہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں اور نہ راہ راست پر ہوں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو، اگر تم خود راہِ راست پر ہو تو کسی دوسرے کی گمراہی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑتا، یہ جان لو کہ بالآخر تم سب کو واپس لوٹ کر اللہ ہی کی طرف جانا ہے، پھر جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ سب کچھ تمہارے سامنے رکھ دے گا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ

اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آجائے تو وصیت کے وقت دو معتبر اور امانتدار لوگ گواہ بنائے جائیں جو تم ہی میں سے ہوں یا اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور وہاں موت کی مصیبت پیش آجائے تو غیر لوگوں میں سے دو گواہ لے لیے جائیں بشرطیکہ اپنے لوگ موجود نہ ہوں

تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ

اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَ لَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ پھر اگر تمہیں ان کی صداقت پر شک ہو تو نماز کے بعد دونوں گواہوں کو مسجد میں روک لیا جائے اور وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہم کسی ذاتی فائدے کے عوض اس گواہی کو بیچنے والے نہیں ہیں خواہ کوئی ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہی اللہ کی خاطر گواہی کو چھپائیں گے اگر ہم نے ایسا کیا تو گناہ گاروں میں شمار ہوں گے

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَ مَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ پھر اگر پتہ چل جائے کہ وہ دونوں گواہ جھوٹی گواہی دے کر گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان کی جگہ دوسرے دو گواہ ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں جن کی حق تلفی ہوئی ہو اور جو میت کے قریبی رشتہ دار ہوں، پھر یہ دونوں گواہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری گواہی ان دو گواہوں سے زیادہ درست ہے اور ہم نے گواہی دینے میں کوئی زیادتی نہیں کی، اگر ہم ایسا کریں تو بیشک ہم ظالموں میں سے ہونگے

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ اس طریقہ سے زیادہ توقع کی جاسکتی ہو کہ لوگ ٹھیک گواہی دیں گے اور اس بات سے ڈریں گے کہ دوسری قسموں کے بعد ان کی قسمیں رد کر دی جائیں گی

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اللہ سے ڈرو اور اس کے احکام غور سے سنو، اللہ نافرمانی کرنے والوں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے رکوع [۱۴]

آیت نمبر 109

آیات نمبر 109 تا 115 میں روز قیامت اللہ کا سب رسولوں سے ایک سوال کا پوچھا جانا۔ اللہ کے عطا کئے ہوئے معجزات اور بنی اسرائیل کے انکار کے بارے میں روز قیامت اللہ اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک مکالمہ۔ عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ان کے حواریوں کی طرف سے آسمان سے ایک خوان نازل کرنے کا مطالبہ اور اللہ کا جواب۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

اس دن کا تصور کرو جب اللہ تمام رسولوں کو جمع کرے گا اور ان سے پوچھے گا کہ تم کو اپنی امت کی طرف سے کیا جواب ملا تھا؟، وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں، بیشک تو ہی غیب کی سب باتوں کا خوب جاننے والا ہے

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۫ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ

پھر تصور کرو اس وقت کا کہ جب اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! یاد کر میری اس نعمت کو جو میں نے تجھے اور تیری ماں کو عطا کی تھی، میں نے رُوح القدس سے تیری مدد کی، تو گھوارے میں بھی لوگوں سے بات کرتا تھا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی، میں نے تجھ کو کتاب و حکمت اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ

تو میرے حکم سے مٹی کا پتلا

پرندے کی شکل کا بناتا اور اس میں پھونکتا تھا اور وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا، تو
مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کر دیتا تھا، تو مُردوں کو میرے حکم
سے قبروں سے زندہ کر کے نکالتا تھا وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ
جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
مُّبِيْنٌ ﴿١١٠﴾ پھر جب تو بنی اسرائیل کے پاس صریح نشانیاں لے کر پہنچا تو جو لوگ ان
میں سے منکرِ حق تھے انہوں نے کہا کہ یہ نشانیاں جادو گری کے سوا اور کچھ نہیں، تو
میں نے ہی تجھے بنی اسرائیل سے بچایا تھا وَ اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ
اٰمِنُوْا بِىْ وَ بِرَسُوْلِىْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ اشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿١١١﴾ اور جب
میں نے حواریوں کے دل میں یہ ڈال دیا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے
آؤ تو حواریوں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے اور تو گواہ ہو جا کہ ہم اللہ کے فرمانبردار
ہیں اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ
يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسٰی ابن
مریم! کیا تمہارا رب ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک خوان اتار سکتا ہے؟ تو عیسٰی علیہ
السلام نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا
وَ تَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَ نَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ
الشّٰهِدِيْنَ ﴿١١٣﴾ وہ کہنے لگے کہ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس خوان میں سے

کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم یہ جان لیں کہ آپ نے جو کچھ ہم سے کہا ہے وہ سچ ہے اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اس پر عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ، ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل فرمادے جو ہمارے لیے اور ہمارے اگلوں پچھلوں کے لیے خوشی کا موقع قرار پائے اور تیری قدرت کی ایک نشانی ہو، ہم کو رزق عطا کر اور تو ہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

اللہ نے فرمایا کہ بیشک میں وہ خوان تم پر اتاروں گا پھر اس کے بعد جو کوئی تم میں سے کفر کرے گا تو میں اسے ایسی سزا دوں گا جو دنیا میں کسی کو نہ دی ہو گی [تفصیل ★] رکوع [۱۵]

آیات نمبر 116 تا 120 میں شرک کے موضوع پر قیامت کے روز اللہ اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک اور مکالمہ۔ روز قیامت نیک لوگوں کے لئے جنت کی بشارت کہ یہی بڑی کامیابی ہے

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اور جب قیامت کے دن اللہ فرمائیں گے کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو

قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؔ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ حضرت عیسیٰ (علیہ السّلام) جواب دیں گے کہ اے اللہ! تو ہر عیب سے پاک ہے، میں ایسی بات کیونکر کہہ سکتا ہوں جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا، اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو تجھے ضرور اس کا علم ہوتا

تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ کیونکہ جو کچھ میرے دل میں ہے وہ تو جانتا ہے لیکن جو تیرے دل میں ہے وہ میں نہیں جان سکتا، بیشک تو چھپی ہوئی باتوں کو خوب جاننے والا ہے

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ میں نے تو انہیں صرف وہی کچھ کہا تھا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی اور جب تک میں ان میں

موجود رہا ان پر نگراں رہا، پھر جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھالیا تو پھر تو ہی ان پر نگران تھا اور تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۱۸﴾

اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو معاف فرمادے تو بیشک تو بہت زبردست اور حکمت والا ہے

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوۡمُ يَنۡفَعُ الصّٰدِقِيۡنَ صِدۡقُهُمۡ ؕ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ

تب اللہ فرمائے گا کہ آج وہ دن ہے جس میں صادقین کو ان کا صدق ہی نفع دے گا، ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جن لوگوں نے اللہ سے کئے ہوئے اپنے عہد کو سچا کر دکھایا، جو لوگ صدق دل سے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر ساری زندگی مقدور بھر اس کی اطاعت کرتے رہے وہی صادقین ہیں

رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۱۹﴾

اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے

لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا فِيۡهِنَّ ؕ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۲۰﴾

تمام آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان میں ہے سب اللہ ہی کی ملکیت ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے

رکوع [۱۶]

6:سورۃ الأنعام

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	ترتیبِ نزول	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
6	سُوْرَۃُ الْاَنْعَام	55	مکی	20	165	7	وَ اِذَا سَمِعُوْا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے

آیات نمبر 1 تا 11 میں اللہ کی حمد و ثنا کے بعد اس کی وحدانیت کی وہ دلیل جسے کفار بھی تسلیم کرتے تھے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے، پھر بھی کفار دوسری ہستیوں کو اس کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ اس نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا اور وہ سب کے اعمال کو جانتا ہے۔ جب بھی اللہ کی طرف سے کوئی نشانی آتی ہے یہ لوگ اس سے اعراض ہی کرتے ہیں۔ ان سے پہلے کتنی ہی نافرمان قوموں کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔ یہ گمراہی میں اتنی دور جا چکے ہیں کہ اگر ان پر آسمان سے کوئی ایسی کتاب نازل ہو جائے جسے یہ چھو کر دیکھ سکیں تو پھر بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ کفار کو دعوت کہ زمین میں چل پھر کر دیکھیں کہ نافرمانوں کا کیا انجام ہوا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوۡرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱﴾

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور جس نے تاریکیوں اور نور کو بنایا، اس کے باوجود بھی وہ لوگ جنھوں نے کفر کی راہ اختیار کر رکھی ہے، اپنے رب کے ساتھ

دوسروں کو برابر کا شریک ٹھہراتے ہیں هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى
اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ۝۲ وہ اللہ ہی تو ہے جس نے
تم سب کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تمہارے لیے زندگی کی ایک مدت مقرر کر دی، اور
ایک معین وقت بھی ہے جو اس کے ہاں طے شدہ ہے، مگر تم لوگ ہو کہ شک میں
پڑے ہوئے ہو قیامت کا دن معین ہے جسے صرف اللہ ہی جانتا ہے وَ هُوَ اللّٰهُ فِي
السَّمٰوٰتِ وَ فِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ يَعْلَمُ مَا
تَكْسِبُوْنَ۝۳ اور وہ اللہ ہی معبود برحق ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی، وہ
جانتا ہے تمہارے پوشیدہ احوال کو بھی اور ظاہر کو بھی اور جو کچھ اعمال تم کر رہے ہو وہ
اسے بھی جانتا ہے وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا
مُعْرِضِيْنَ۝۴ اور ان منکرین کا یہ حال ہے کہ جب بھی ان کے پاس ان کے رب کی
طرف سے کوئی نشانی آتی ہے تو وہ اس سے روگردانی ہی کرتے ہیں فَقَدْ كَذَّبُوْا
بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ۝۵ چنانچہ جب ان کے پاس حق آگیا تو انہوں نے اسے بھی جھٹلا دیا،
بہت جلد ان کو اس بات کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا وہ مذاق اڑاتے رہے ہیں
اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ
نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ۝۶
کیا ان لوگوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر چکے جنہیں

ہم نے زمین میں وہ اقتدار بخشا تھا جو ان کفار کو بھی نہیں بخشا، ہم نے اُن پر آسمان سے
خوب بارشیں برسائیں اور ان کے نیچے نہریں بہادیں مگر پھر ان کے گناہوں کی پاداش میں
انہیں ہلاک کر دیا اور ان کی جگہ دوسری قومیں پیدا کر دیں وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ
قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
مُّبِيْنٌ﴿٧﴾ اے پیغمبر! اگر ہم کاغذ پر لکھی ہوئی ایک کتاب آپ پر اتار دیتے، پھر یہ لوگ
اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر دیکھ بھی لیتے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ یہی کہتے کہ یہ
صریح جادو کے سوا کچھ نہیں وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا
لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ﴿٨﴾ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس پیغمبر کے پاس فرشتہ کیوں
نہیں اتارا گیا؟ اور اگر ہم فرشتہ نازل کر دیتے تو پھر کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا، پھر انہیں کوئی
مہلت نہ دی جاتی فرشتہ تو اسی وقت اتارا جاتا ہے جب عذاب کا فیصلہ ہو جاتا ہے وَلَوْ
جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ﴿٩﴾ اور اگر ہم کوئی
فرشتہ اتارتے بھی تو یقیناً اس کو کسی انسان کی شکل ہی میں اتارتے اور ہم انہیں پھر اسی شبہ
میں ڈال دیتے جس میں وہ اب پڑے ہوئے ہیں وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ﴿١٠﴾ بے شک آپ سے
پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے پھر ان مذاق اڑانے والوں کو اسی عذاب نے آگھیرا
جس کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے رکوع [۱] قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ﴿١١﴾ آپ فرما دیجئے کہ ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھو
کہ ان جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔

آیات نمبر 12 تا 24 میں اس حقیقت کا اعلان کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا اللہ ہی مالک ہے، اس نے اپنے اوپر رحمت واجب کر رکھی ہے۔ قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں، اس کا انکار کرنے والے ہی گھاٹے میں رہیں گے۔ جو شخص روز قیامت عذاب سے بچ گیا وہی کامیاب ہے۔ اگر اللہ کسی کو تکلیف دے تو کوئی بچا نہیں سکتا اور اگر وہ کوئی خیر عطا کرے تو کوئی روک نہیں سکتا۔ اللہ گواہ ہے کہ یہ قرآن اس کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اہل کتاب اپنی کتابوں میں دی گئی نشانیوں کی مدد سے اس قرآن اور رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو، سو ایمان نہ لانے والے ہی خسارے میں رہیں گے۔ روز قیامت کفار اپنے شرک کا انکار کریں گے

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ

آپ ان سے پوچھئے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یہ سب کس کی ملکیت ہے، آپ انہیں بتا دیجئے کہ سب اللہ ہی کی ملکیت ہے، اس نے رحم و کرم کا برتاؤ اپنے اوپر لازم کر لیا ہے

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

وہ قیامت کے دن تم سب کو ضرور جمع کرے گا جس کے واقع ہونے میں کوئی شبہ نہیں، مگر جو لوگ خود ہی خسارہ میں رہنا چاہیں، وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَ النَّهَارِ ؕ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾

اور اسی کا ہے وہ سب کچھ جو کہ ساکن ہوتا ہے رات کے اندھیرے میں، اور جو متحرک ہوتا ہے دن کے اجالے میں اور وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ يُطْعِمُ وَ لَا يُطْعَمُ ؕ

آپ ان سے کہئے کہ کیا میں اس اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا معبود بنا لوں جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے وہی سب کو کھلاتا ہے اس کو کوئی نہیں کھلاتا

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَ

لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٤﴾ آپ فرما دیجئے کہ کہ مجھے تو یہی حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلے فرمانبرداری قبول کروں اور یہ کہ مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہونا قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ آپ فرما دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ اس دن جو شخص عذاب سے بچ گیا اس پر اللہ نے بڑا ہی رحم و کرم کیا اور یہ بہت بڑی اور حقیقی کامیابی ہے وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ اگر اللہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچائے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہیں اس نقصان سے بچا سکے، اور اگر وہ تمہیں کسی بھلائی سے بہرہ مند کرے تو کوئی اسے روکنے والا نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١٨﴾ وہ اپنے بندوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہی کمال حکمت والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ آپ ان سے پوچھئے کہ سب سے بڑھ کر سچی گواہی کس کی ہو سکتی ہے؟ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ۫ وَ اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ آپ فرما دیجئے کہ "اللہ کی"، جو میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے تاکہ تمہیں اور جس جس کو یہ پہنچے، سب کو خبردار کر دوں، اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ کیا تم واقعی گواہی دے سکتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرے معبود بھی ہیں؟ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿١٩﴾

آپ فرما دیجئے کہ میں تو کبھی ایسی گواہی نہیں دے سکتا، وہ تو بس ایک ہی معبود ہے اور میں ان سب چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ جن لوگوں کو اس سے پہلے کتاب دی گئی ہے وہ اس پیغمبر کو ایسے ہی پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو یہاں کتاب سے مراد تورات ہے اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ مگر جن لوگوں نے خود اپنے آپ کو نقصان میں ڈال رکھا ہے وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے رکوع [۲] وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان لگائے، یا اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے؟ یقیناً ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جس دن ہم سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے پوچھیں گے کہ اب وہ تمہارے شریک کہاں ہیں جن کے معبود ہونے کا تم دعویٰ کیا کرتے تھے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾ پھر ان کے پاس کوئی عذر اور بہانہ نہ ہوگا سوائے اس کے کہ وہ کہیں گے کہ ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم ہے کہ ہم تو مشرک نہیں تھے اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ دیکھو کہ اس وقت وہ کیسا صاف جھوٹ بولیں گے خود اپنے خلاف؟ اور گم ہو جائیں گے ان کے وہ سب جھوٹے بناوٹی معبود۔

آیات نمبر 25 تا 32 میں وضاحت کہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو رسول اللہ کی بات دھیان سے سنتے ہیں لیکن وہ گمراہی میں اتنی دور جا چکے ہیں کہ وہ سب نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ روز قیامت یہ لوگ کہیں گے کہ اگر ہمیں واپس دنیا میں بھیج دیا جائے تو ایمان لے آئیں گے۔ کفار کہتے ہیں کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے۔ جب قیامت آ جائے گی تو یہ لوگ اپنی غلطی پر افسوس کریں گے۔ یہ دنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشہ ہے، پرہیز گار لوگوں کے لئے آخرت کا گھر ہی اچھا ہو گا

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ اور ان میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگا کر قرآن سنتے ہیں مگر ہم نے ان کے دلوں پر پردہ اور ان کے کانوں میں گرانی ڈال دی ہے تاکہ وہ سمجھ ہی نہ سکیں ہے، اور اگر یہ لوگ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہیں لائیں گے حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ حتیٰ کہ جب آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ سے جھگڑتے ہیں تو وہ کافر یہاں تک کہتے ہیں کہ "یہ قرآن اور کچھ نہیں صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں"

وَ هُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ يَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَ اِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ یہ کافر اس امر حق کو قبول کرنے سے دوسرے لوگوں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور بھاگتے ہیں دراصل یہ لوگ ایسی باتوں سے خود اپنی ہی تباہی کا سامان کر رہے ہیں مگر انہیں اس کا بھی شعور نہیں ہے وَ لَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا

عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَ لَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴿۲۷﴾ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! اگر آپ انہیں اس وقت دیکھیں جب یہ لوگ دوزخ کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے، تو یہ لوگ اس وقت کہیں گے کاش! کوئی ایسی صورت ہو کہ ہمیں دنیا میں پھر واپس بھیج دیا جائے تو اپنے پروردگار کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ﴿۲۸﴾ دراصل جس حقیقت پر انہوں نے اس سے پہلے پردہ ڈال رکھا تھا وہ ان کے سامنے آگئی ہے اگر انہیں دوبارہ دنیا میں بھیج بھی دیا جائے تو پھر بھی وہی کچھ کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا۔ یقیناً یہ ہیں ہی جھوٹے وَ قَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ﴿۲۹﴾ اور وہ لوگ آج یہ بھی کہتے ہیں کہ ہماری اس دنیاوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں ہے اور ہم دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ اور اگر آپ وہ منظر دیکھیں جب یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے تو اللہ ان سے پوچھے گا کہ "کیا دوبارہ زندہ ہونا حقیقت نہیں ہے" قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ﴿۳۰﴾ وہ جواب دیں گے کہ "بے شک ہمارے رب کی قسم یہ حقیقت ہے"، اس پر اللہ فرمائے گا "تو اب اس کفر کے سبب جو تم کیا کرتے تھے عذاب کا مزہ چکھو" [رکوع ۳] قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ

یقیناً وہ لوگ سخت خسارہ میں رہے جنہوں نے مرنے کے بعد اللہ کے سامنے حاضری کا انکار کیا حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَ هُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ یہاں تک کہ جب اچانک قیامت آ پہنچے گی تو کہیں گے کہ ہائے افسوس اس غلطی پر جو ہم سے اس دن کے بارے میں ہوئی، ان کا حال یہ ہو گا کہ وہ اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی پشت پر اٹھائے ہوئے ہوں گے، آگاہ ہو جاؤ! وہ بہت ہی برا بوجھ ہو گا ہر شخص کی موت اس کے لئے تو قیامت ہی ہے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ دُنیا کی زندگی تو بس ایک کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے آخرت ہی بہترین گھر ہو گا، پھر کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے وہ تمام اعمال جو محض اس دنیا کی فانی زندگی کے لئے کئے جائیں ان کی مثال کھیل تماشے کی سی ہے کہ جب تک اس میں مشغول ہیں لطف اندوز ہو رہے ہیں جیسے ہی کھیل ختم ہوا سب کچھ جاتا رہا، اسی طرح صرف دنیا کے لئے کئے گئے اعمال کا فائدہ بھی صرف اس چند روزہ زندگی ہی میں حاصل رہے گا، البتہ وہی وقت اگر کسی ایسے عمل میں لگایا جائے جو آخرت کی زندگی میں فائدہ دے تو اس وقت اور عمل کو دوام حاصل ہو جاتا ہے کیونکہ آخرت کی زندگی میں اس کا اجر ہمیشہ ملتا رہے گا

آیات نمبر 33 تا 41 میں رسول اللہ ﷺ کو تسلی کہ یہ لوگ آپ کو نہیں بلکہ اللہ کی آیات کو جھٹلا رہے ہیں۔ اس سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا تھا پھر اللہ نے ان کی مدد کی۔ اگر انہیں کوئی معجزہ دکھا بھی دیا جائے تو یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ جن لوگوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا وہ بہرے اور گونگوں کی مانند ہیں۔ اللہ جسے چاہے گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔ یہ کفار بھی ہر مصیبت میں اپنے معبودوں کو بھول کر صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَ لٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں کی باتیں آپ کو غمزدہ کر دیتی ہیں، لیکن یہ ظالم لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں

وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کو جھٹلایا جا چکا ہے مگر انہوں نے جھٹلائے جانے اور اذیت پہنچائے جانے پر صبر کیا حتٰی کہ انہیں ہماری مدد آ پہنچی

وَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ اللہ کی باتوں یعنی وعدوں کو کوئی نہیں بدل سکتا اور بے شک بہت سے گزشتہ رسولوں کی خبریں آپ تک پہنچ بھی چکی ہیں

وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ اگر ان کافروں کی بے توجہی آپ پر گراں گزرتی ہے اور آپ میں استطاعت ہو تو زمین میں سرنگ بنا کر یا آسمان پر سیڑھی لگا کر ان کی تسلی کے لئے کوئی معجزہ لے آئیں منکرین کا اصرار تھا کہ آپ بھی کوئی ویسا ہی معجزہ دکھائیں جیسا موسیٰ (علیہ السّلام) یا دوسرے رسول دکھاتے رہے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ پچھلی کوئی قوم معجزہ دیکھ کر بھی ایمان

نہ لائی تھی اور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں اللہ کے عذاب نے ہلاک کر دیا، لیکن اللہ کی یہ حکمت
تھی کہ ان مشرکین مکہ کو ابھی کچھ اور مہلت دی جائے۔ ان آیات میں اسی چیز کو دہرایا گیا ہے کہ
بالفرض آپ کوئی نشانی لے بھی آئیں تو یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٣٥﴾ اور اگر اللہ چاہتا تو خود
بھی ان سب کو ہدایت دے سکتا تھا لہذا آپ ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں جو اصل
حقیقت کا علم نہیں رکھتے انسان کو اس دنیا میں بھیجنے کا مقصد ہی امتحان ہے، اسے اختیار
دیا گیا ہے کہ چاہے تو ہدایت قبول کرلے اور چاہے گمراہی کے راستے پر چل پڑے، بالآخر قیامت
کے دن اس کے انہیں اعمال کی بنیاد پر اس کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت یا جہنم کا فیصلہ کیا
جائے گا کہ اس دنیاوی زندگی کا یہی مقصد ہے اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ
وَ الْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٦﴾ ہدایت تو وہی لوگ قبول
کرتے ہیں جو سننے کی صلاحیت رکھتے ہیں یہ کفار تو ان مُردوں کی طرح ہیں جو سن نہیں
سکتے، اللہ انہیں روز قیامت ہی زندہ کرے گا پھر وہ اسی کے سامنے پیش کئے جائیں گے
وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ وہ کہتے ہیں کہ اس رسول پر اس کے
رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں نازل کی گئی قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ
يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٧﴾ آپ فرما دیجئے کہ بے شک اللہ
ایسی نشانی اتارنے پر قادر ہے، لیکن ان لوگوں میں سے اکثر اس کے نتائج سے واقف
نہیں ہیں کہ اللہ کا یہ ضابطہ ہے کہ معجزہ لانے کے بعد بھی اگر قوم ایمان نہ لائے تو اسے ہلاک کر
دیا جاتا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ

اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

زمین میں چلنے والے تمام جانور اور ہوا میں پروں سے اُڑنے والے تمام پرندے بھی تمہاری طرح مخلوق کی مختلف جماعتیں ہیں، ہم نے اس قرآن میں ہر چیز کی تفصیل لکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے اور آخر کار سب اپنے پروردگار کے پاس جمع کئے جائینگے اس کی قدرت کا یہ عالم ہے کہ جانداروں کے ہر گروہ کو اس کے ماحول کے مطابق جسم اور اعضاء عطا کئے ہیں اور ہر ایک کی ضروریات کے مطابق اس کے رزق کا بندوبست کیا ہے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ بہرے اور گونگے ہیں جو تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں، اللہ جسے چاہتا ہے اسے گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے اسے راہ راست پر لگا دیتا ہے

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾

اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! ان لوگوں سے پوچھو کہ اگر تم سچے ہو تو یہ بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا کوئی عذاب آجائے یا قیامت کی گھڑی آپہنچے تو کیا اس وقت بھی اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾

مصیبت کے وقت تو تم اللہ ہی کو پکارتے ہو، پھر اگر وہ چاہتا ہے تو اس مصیبت کو تم سے دور کر دیتا ہے۔ ایسے موقعوں پر تم ان سب معبودوں کو بھول جاتے ہو جنہیں تم اس کا شریک ٹھہرایا کرتے ہو رکوع [۴]

آیات نمبر 42 تا 50 میں اس بات کی گواہی کہ اس سے پہلے بھی جب رسول بھیجے گئے تو اللہ نے ان کی امت کو تکالیف میں مبتلا کیا کہ وہ اللہ کی طرف جھکیں لیکن شیطان نے ان کے برے اعمال ان کی نظر میں اچھے کر دکھائے۔ سو اللہ نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دئے۔ جب وہ ان چیزوں پر تکبر کرنے لگے تو اچانک ان پر عذاب نازل کر دیا گیا۔ اگر اللہ ان کے کان اور آنکھیں ختم کر دے تو کون واپس لا سکتا ہے۔ رسولوں کا کام تو صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہی ہوتا ہے جو ایمان لائے گا وہ کامیاب ہو گا اور جو انکار کرے گا وہ عذاب میں پکڑا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ کو ہدایت کہ انہیں بتا دیں کہ میں فرشتہ نہیں ہوں میں تو صرف وحی کی پیروی کرتا ہوں

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ بے شک آپ سے پہلے ہم بہت سی قوموں کی طرف رسول بھیج چکے ہیں، پھر ان قوموں کی نافرمانی کی وجہ سے ہم نے انہیں سختی اور تکالیف میں مبتلا کر دیا تا کہ وہ عاجزی کے ساتھ ہمارے سامنے جھک جائیں فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ پھر جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو وہ کیوں نہ گڑ گڑائے؟ دراصل ان کے دل سخت ہو چکے تھے اور شیطان نے ان کے برے اعمال ان کی نظر میں خوشنما بنا دیئے تھے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو فراموش کر دیا جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر قسم کی دنیاوی نعمتوں کے دروازے کھول دیے حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا

بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ﴿۴۴﴾ یہاں تک کہ جب وہ

ہماری دی ہوئی نعمتوں میں خوب مگن ہو گئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا اس وقت وہ

بالکل مایوس ہو کر رہ گئے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَ الْحَمْدُ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴿۴۵﴾ اس طرح ان ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی اور اللہ کا شکر ہے جو

سارے جہانوں کا پروردگار ہے اللہ کا شکر ہے کہ اس نے دنیا کے نیک لوگوں کو ان ظالموں

کے شر سے بچا دیا وگرنہ وہ اور ان کی آنے والی نسلیں انسانیت کے لئے تکلیف ہی کا باعث بنتے

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ

مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِهٖ ؕ آپ ان سے پوچھیئے کہ اگر اللہ تمہاری بینائی اور

سماعت تم سے چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ کے سوا اور کون سا

معبود ہے جو یہ چیزیں تمہیں واپس دلا سکے اُنْظُرْ كَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ

هُمْ یَصْدِفُوْنَ﴿۴۶﴾ آپ دیکھیئے ہم کس طرح مختلف پہلوؤں سے دلائل بیان کرتے

ہیں اس پر بھی یہ لوگ اعراض کئے جاتے ہیں قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ

عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ﴿۴۷﴾ آپ ان

سے کہیئے کہ کیا کبھی تم نے سوچا کہ اگر اللہ کی طرف سے تم پر کوئی عذاب آ جائے خواہ

اچانک آئے یا خبردار کرنے کے بعد، تو کیا ظالم اور نافرمان لوگوں کے علاوہ کوئی اور

بھی ہلاک کیا جائے گا؟ وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَ

مُنْذِرِیْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴿۴۸﴾

اور ہم رسولوں کو صرف اسی لئے بھیجتے ہیں کہ وہ لوگوں کو جنت کی بشارت سنا دیں اور جہنم سے ڈرائیں، پھر جو کوئی ایمان لے آئے اور اپنی اصلاح کر لے تو ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا انہیں ان کی نافرمانی کی سزا مل کر رہے گی قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اسی حکم کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ آپ ان سے دریافت کیجئے کہ کیا اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ تو پھر تم غور و فکر کیوں نہیں کرتے؟ رکوع[۵]

آیت نمبر 51

آیات نمبر 51 تا 55 میں رسول اللہ ﷺ کو تلقین کہ جو لوگ قیامت پر یقین رکھتے ہیں انہیں اسی قرآن کے ذریعہ خبر دار کرتے رہیں مزید یہ کہ جو لوگ صبح شام اللہ کو یاد کرتے ہیں انہیں اپنے سے دور نہ کریں۔ جب اللہ کی آیات پر ایمان لانے والے لوگ آپ کے پاس آئیں تو ان کا خیر مقدم کریں اور انہیں بشارت دیں۔

وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾ اے پیغمبر (ﷺ) ! آپ اس قرآن کے ذریعہ ان لوگوں کو ڈرایئے جو اس بات سے خائف ہیں کہ وہ اپنے رب کے سامنے اس حال میں جمع کئے جائیں گے کہ اللہ کے سوا نہ انکا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ کوئی سفارشی، تاکہ یہ لوگ پرہیز گار بن جائیں وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ اور جو لوگ اپنے رب کو صرف اس کی خوشنودی اور رضامندی کے لئے صبح وشام پکارتے ہیں انہیں اپنی مجلس سے دور نہ کیجئے مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ نہ تو انکے اعمال کی جوابدہی آپ پر ہے نہ آپ کے اعمال کی جوابدہی ان پر ہے، پس اگر آپ انہیں دور ہٹائیں گے تو بے انصافوں میں شمار ہوں گے وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ اور اسی طرح ہم نے بعض لوگوں کو دوسروں کے ذریعہ سے آزمائش میں ڈال رکھا

ہے تاکہ وہ لوگ یہ کہیں کہ کیا ہم میں سے صرف یہی لوگ اس قابل تھے کہ اللہ نے
انہی پر اپنا احسان کیا؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو خوب
جانتا ہے وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ
ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اور جب آپ کے پاس
وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ ان سے کہئے کہ تم پر سلام ہو،
یقین جانو کہ تمھارے رب نے رحم و کرم کرنا اپنے اوپر لازم کر لیا ہے، سو تم میں سے
جو شخص نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اپنی اصلاح کر لے
تو اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے وَ كَذٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ لِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ اور اس طرح ہم اپنی
آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ اہل ایمان کی روش بھی واضح ہو جائے اور
مجرموں کا رویہ بھی بے نقاب ہو جائے رکوع [۶]